قرآنیات

البیان

جاوید احمد غامدی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ الکھف

(۴)

(گذشتہ سے پیوستہ)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

وَاِذۡ قُلۡنَا لِلۡمَلٰٓئِکَۃِ اسۡجُدُوۡا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوۡۤا اِلَّاۤ اِبۡلِیۡسَ کَانَ مِنَ الۡجِنِّ فَفَسَقَ
عَنۡ اَمۡرِ رَبِّہٖ اَفَتَتَّخِذُوۡنَہٗ وَذُرِّیَّتَہٗۤ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِیۡ وَہُمۡ لَکُمۡ عَدُوٌّ بِئۡسَ لِلظّٰلِمِیۡنَ

یاد کرو، جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو وہ سجدہ ریز ہو گئے، مگر ابلیس نہیں مانا ــــــ وہ جنوں میں سے تھا[۵۵] ــــــ سو اپنے پروردگار کے حکم سے نکل بھاگا۔ اب کیا تم مجھے چھوڑ کر اُس کو اور اُس کی اولاد کو اپنا کارساز بنا رہے ہو، دراں حالیکہ وہ تمھارے دشمن ہیں[۵۶]؟ بڑا ہی برا بدل ہے جسے یہ ظالم اختیار کر رہے ہیں[۵۷]! (یہ اُن کو میرا شریک ٹھیرا رہے ہیں[۵۸]، جب کہ) میں نے اِن (شیطانوں) کو نہ زمین

۵۵؎ یعنی فرشتہ نہیں، بلکہ جن تھا۔ یہ استثنا دلیل ہے کہ جب سجدے کا حکم دیا گیا تو اُس میں فرشتوں کے ساتھ جنات بھی شامل تھے۔ وہ اُس وقت چونکہ فرشتوں کے توابع کی حیثیت رکھتے تھے، اِس لیے حکم میں مذکور نہیں ہوئے۔

۵۶؎ یعنی پہلے دن سے تمھارے دشمن ہیں اور اُن کی دشمنی کو دیکھ کر بھی اُنھیں یہ حیثیت دے رہے ہو۔

۵۷؎ یہ اظہار افسوس اور اظہار تعجب کا جملہ ہے اور اُن سے منہ پھیر کر ارشاد ہوا ہے۔

۵۸؎ مشرکین عرب جس طرح فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں قرار دے کر اُن کو پوجتے تھے، اُسی طرح جنوں کا رشتہ بھی

بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَآ اَشۡهَدۡتُّهُمۡ خَلۡقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلَا خَلۡقَ اَنۡفُسِهِمۡ وَمَا كُنۡتُ مُتَّخِذَ الۡمُضِلِّيۡنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾

وَيَوۡمَ يَقُوۡلُ نَادُوۡا شُرَكَآءِىَ الَّذِيۡنَ زَعَمۡتُمۡ فَدَعَوۡهُمۡ فَلَمۡ يَسۡتَجِيۡبُوۡا لَهُمۡ وَجَعَلۡنَا بَيۡنَهُمۡ مَّوۡبِقًا ﴿۵۲﴾ وَرَاَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ النَّارَ فَظَنُّوۡۤا اَنَّهُمۡ مُّوَاقِعُوۡهَا وَلَمۡ يَجِدُوۡا عَنۡهَا مَصۡرِفًا ﴿۵۳﴾

وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا فِىۡ هٰذَا الۡقُرۡاٰنِ لِلنَّاسِ مِنۡ كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الۡاِنۡسَانُ اَكۡثَرَ شَىۡءٍ

اور آسمانوں کو پیدا کرتے وقت بلایا تھا اور نہ خود اِن کو پیدا کرتے وقت بلایا تھا۔ میں ایسا نہیں ہوں کہ گمراہ کرنے والوں کو اپنا دست و بازو بنالوں[۵۹]۔ ۵۰-۵۱

(یہ اُس دن کیا کریں گے)، جس دن خدا کہے گا کہ اب اُن کو پکارو جنھیں تم میرا شریک سمجھتے تھے۔ سو اُن کو پکاریں گے، مگر وہ اِنھیں کوئی جواب نہ دیں گے۔ ہم اُن کے درمیان ایک ہلاکت کا گڑھا حائل کر دیں گے اور یہ مجرم اُس کی آگ کو دیکھیں گے اور سمجھ لیں گے کہ اُسی میں گرنے والے ہیں اور اُس سے بچنے کے لیے وہ کوئی راہ نہ پا سکیں گے۔ ۵۲-۵۳

ہم نے اِس قرآن میں لوگوں کی رہنمائی کے لیے ہر قسم کی تنبیہات[۶۰] طرح طرح سے بیان کر دی ہیں،

خدا سے قائم کیے ہوئے تھے اور مختلف صورتوں میں اُن کی پرستش کرتے تھے۔ استاذ امام لکھتے ہیں:

''...وہ ہر وادی اور ہر پہاڑ کے الگ الگ جن اور بھوت مانتے اور اُن کی آفتوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لیے اُن کی جے پکارتے اور اُن کو نذرانے اور چڑھاوے پیش کرتے۔ بعض جن تو اتنے خطرناک سمجھے جاتے کہ اُن کو راضی رکھنے کے لیے بدقسمت لوگ اپنی اولاد تک کی قربانی پیش کرتے۔ اُن کا وہم یہ تھا کہ اگر اِس جن کو اپنی کسی اولاد کی قربانی دے کر راضی نہ رکھا گیا تو وہ ساری اولاد کو چٹ کر جائے گا۔'' (تدبر قرآن ۴/ ۵۹۶)

۵۹۔ اِس جملے کا اسلوب بیان طنزیہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں نے تو اپنے کسی کام میں اُن سے کبھی کوئی مدد نہیں لی، لیکن تمھارا حال یہ ہے کہ نہایت فیاضی کے ساتھ تم میری خدائی میں اُنھیں شریک بنا رہے ہو کہ گویا یہ زمین و آسمان اور اِن کی مخلوقات، سب اُنھی کے تعاون سے وجود میں آئی ہیں۔

جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰی وَیَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ
اِلَّآ اَنْ تَاْتِیَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ الْعَذَابُ قُبُلًا ﴿۵۵﴾ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ
اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ وَیُجَادِلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ
وَاتَّخَذُوْٓا اٰیٰتِیْ وَمَآ اُنْذِرُوْا هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ

مگر انسان بڑا ہی جھگڑالو واقع ہوا ہے[٦١]۔ جب اِن کے پاس ہدایت آ چکی تو اِن لوگوں کو ایمان لانے اور اپنے پروردگار کی مغفرت مانگنے سے یہی چیز روک رہی ہے کہ اگلوں کا معاملہ اِن کے لیے بھی ظاہر ہو جائے یا عذاب اِن کے سامنے آ کھڑا ہو[٦٢]۔ (اِنھیں بتاؤ کہ) رسولوں کو تو ہم صرف اِس لیے بھیجتے ہیں کہ بشارت دیں اور خبردار کر دیں[٦٣] اور اِن منکروں کا حال یہ ہے کہ باطل کی مدد سے کٹ حجتیاں کرتے ہیں کہ اِس کے ذریعے سے حق کو نیچا دکھائیں[٦٤] اور میری آیتوں کو اِنھوں نے مذاق بنا رکھا ہے اور اُس چیز کو بھی جس سے اِنھیں خبردار کیا گیا ہے۔ اُن سے بڑا ظالم کون ہو گا جنھیں اُن کے پروردگار کی آیتوں

٦٠؎ اصل میں لفظ 'مَثَل' آیا ہے۔ یعنی وہ باتیں جو تمثیل کے اسلوب میں بیان ہوئی ہیں اور اُن کے ذریعے سے لوگوں کو عالم غیب کے حقائق پر متنبہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ تنبیہ اِس لفظ کا لازم ہے۔ ہم نے ترجمہ اِسی کے لحاظ سے کیا ہے۔

٦١؎ یہ بات عام صیغے سے فرمائی ہے، مگر اشارہ اُنھی مخاطبین کی طرف ہے جن سے بحث ہو رہی ہے۔

٦٢؎ یعنی جہاں تک دلیل و برہان کا تعلق ہے، اُس میں کوئی کسر باقی نہیں رہ گئی۔ قرآن نے ہر قسم کی تنبیہات سنا دی ہیں اور ہر بات گوناگوں پہلوؤں سے واضح کر دی گئی ہے۔ لیکن یہ ماننا نہیں چاہتے، اِس لیے مصر ہیں کہ اب عذاب ہی کو دیکھ کر مانیں گے۔ استاذ امام کے الفاظ میں، قرآن اِن کے آگے مائدۂ آسمانی بچھا رہا ہے، لیکن یہ قہر آسمانی کے طلب گار ہیں۔ ایسے شامت زدوں کا بھلا کیا علاج! اِن کو معلوم نہیں ہے کہ جب عذاب الٰہی نمودار ہو گا تو وہ دیدار کر کے واپس نہیں چلا جائے گا، بلکہ اِن کا کچومر نکال کر رکھ دے گا تو اِس کے بعد یہ کس چیز پر ایمان لائیں گے؟

٦٣؎ یعنی فیصلے کا وقت آنے سے پہلے لوگوں کو فرماں برداری کے اچھے اور نافرمانی کے برے نتائج سے خبردار کر دیں۔ مگر یہ احمق اِس سے فائدہ اٹھانے کے بجائے اُنھی برے نتائج کے لیے بے تاب ہو رہے ہیں جن سے خدا کے

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

عَنۡهَا وَنَسِیَ مَا قَدَّمَتۡ یَدٰهُ اِنَّا جَعَلۡنَا عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ اَكِنَّةً اَنۡ یَّفۡقَهُوۡهُ وَفِیۡۤ
اٰذَانِهِمۡ وَقۡرًا وَاِنۡ تَدۡعُهُمۡ اِلَی الۡهُدٰی فَلَنۡ یَّهۡتَدُوۡۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَرَبُّكَ الۡغَفُوۡرُ
ذُو الرَّحۡمَةِ لَوۡ یُؤَاخِذُهُمۡ بِمَا كَسَبُوۡا لَعَجَّلَ لَهُمُ الۡعَذَابَ بَلۡ لَّهُمۡ مَّوۡعِدٌ
لَّنۡ یَّجِدُوۡا مِنۡ دُوۡنِهٖ مَوۡئِلًا ﴿۵۸﴾ وَتِلۡكَ الۡقُرٰۤی اَهۡلَكۡنٰهُمۡ لَمَّا ظَلَمُوۡا وَجَعَلۡنَا

کے ذریعے سے یاددہانی کی جائے تو وہ اُن سے منہ پھیرلیں اور اپنے ہاتھوں کی کمائی بھول جائیں[۶۵] جو آگے بھیج چکے ہیں۔ اِن کے دلوں پر ہم نے (اِسی کے سبب سے) پردے ڈال دیے ہیں کہ اِس (قرآن) کو نہ سمجھیں اور اِن کے کانوں میں گرانی پیدا کر دی ہے (کہ اِس کو نہ سنیں)[۶۶]۔ تم اِن کو کتنا ہی ہدایت کی طرف بلاؤ، یہ اِس حالت میں تو ہرگز کبھی ہدایت نہ پائیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ تمھارا پروردگار بڑا درگذر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ وہ اِن کے اعمال کی پاداش میں اِنھیں (اِسی وقت) پکڑنا چاہتا تو اِن پر فوراً عذاب بھیج دیتا، لیکن اِن کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔ (وہ جب آجائے گا تو) یہ اُس کے مقابل میں کوئی پناہ کی جگہ نہ پائیں گے۔ یہ بستیاں (تمھارے سامنے) ہیں[۶۷]۔ جب اُن کے لوگ ظالم ہو گئے تو ہم نے اُنھیں ہلاک کر دیا اور اُن کی ہلاکت کے لیے بھی ہم نے

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

پیغمبر اِنھیں بچانا چاہتے ہیں۔

۶۴؎ یعنی جب کوئی حقیقی دلیل نہیں پاتے کہ اُس کے ذریعے سے قرآن کے انذار کو جھٹلائیں تو اِس طرح کی بے تکی باتوں سے کٹ حجتیاں کر کے اُس کو نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں کہ جس عذاب سے ڈرایا جا رہا ہے، وہ آ کیوں نہیں جاتا اور جس قیامت کی خبر دی گئی ہے، وہ آخر کہاں رہ گئی ہے۔ آیت میں اِنھی بے اصل باتوں کو لفظ 'بَاطِل' سے تعبیر کیا ہے۔

۶۵؎ یعنی اِس بات کو بھول جائیں کہ جو کچھ کر چکے ہیں، اُس کی بنا پر یہ ہر وقت عذاب الٰہی کے سزاوار ہیں۔

۶۶؎ اصل الفاظ ہیں: 'اِنَّا جَعَلۡنَا عَلٰی قُلُوۡبِهِمۡ اَكِنَّةً اَنۡ یَّفۡقَهُوۡهُ وَفِیۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرًا'۔ اِن میں 'اَنۡ' سے پہلے 'من' یا 'کراهة' کا لفظ عربیت کے اسلوب پر محذوف ہے۔ اِسی طرح 'فِیۡۤ اٰذَانِهِمۡ وَقۡرًا' کے بعد 'أن يسمعوه'

لِمَهۡلِكِهِمۡ مَّوۡعِدًا ﴿۵۹﴾

ایک وقت مقرر کر رکھا تھا۔۵۴-۵۹

کے الفاظ بھی تقابل کے قاعدے سے حذف ہو گئے ہیں۔ ہم نے ترجمے میں اِنھیں کھول دیا ہے۔

۶۷ یہ مدین، ثمود، قوم لوط اور قوم سبا کے اجڑے دیاروں کی طرف اشارہ ہے جن سے اہل عرب اپنے سفروں میں گزرتے رہتے تھے۔

[باقی]

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com